پاکستان

ایک عشق، ایک جنون

زید حامد





جناب زید حامد ایک ممتاز دفاعی تجزیہ نگار اور مبصر ہیں۔ وہ دفاعی حکمت عملی سے متعلقہ معاملات میں وسیع تر تجربہ رکھتے ہیں۔ ریاستی اور غیر ریاستی دہشت گردی، قومی سلامتی، دہشت گردی کے خلاف قابل عمل اقدامات، غیر روایتی جنگ، بغاوتیں اور انکا سد باب، نفسیاتی اور معلوماتی جنگ، مذہبی اور فرقہ وارانہ تشدد سے نمٹنے سے متعلق امور میں بھی انہیں خاص ملکہ حاصل ہے۔

مصنف نے موجودہ دور کی جدید ترین گوریلا جنگ جو کہ افغان مجاہدین نے سوویت یونین کے خلاف 80ء کی دہائی میں لڑی تھی اسے نہ صرف قریب سے دیکھا بلکہ عملی طور پر بھی اس میں شریک رہے۔ ان امور پر آپ کی مہارت آپ کے عملی تجربے کی عکاس ہے۔

جناب زید حامد منفرد لکھاری ہیں۔ دفاعی امور پر آپ کے درجنوں کتابچے اور مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ آپ باقاعدگی کے ساتھ بحیثیت ایک ماہر تجزیہ نگار مختلف ٹی وی چینلز پر مدعو کیئے جاتے ہیں۔ اسکے علاوہ آپ "نیوز ون" ٹی وی چینل پر سیکورٹی اور دفاعی امور کے حوالے سے "براس ٹیکس" کے نام سے ایک خاص پروگرام بھی کرتے ہیں۔ ان کی آراء کو معاشرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

آپ نے براس ٹیکس کی بنیاد 2001ء میں رکھی جو کہ ایک منفرد، آزاد اور غیر سرکاری پاکستانی دفاعی تجزیہ نگاری کا ادارہ (سیکورٹی تھنک ٹینک) ہے۔

(یوسف عالمگیرین)



پاکستان

ایک عشق، ایک جنون

زید حامد



www.pdfbooksfree.blogspot.com

نام کتاب : **پاکستان**، ایک عشق، ایک جنون

مصنف : **زید حامد**

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: وقار احمد صدیقی

تزئین و آرائش : براس ٹیکس

تاریخ اشاعت : نومبر 2008ء

رابطہ : براس ٹیکس

ای میل : info@brasstacks.biz

ویب سائٹ : www.brasstacks.pk

پیش لفظ

زیرنظر کتابچہ معروف تجزیہ نگار اور دفاعی مبصر جناب زید حامد کے اس پروگرام پر مبنی ہے جو ٹی وی ون پر نشر کیا گیا۔ مجوزہ پروگرام کو کتابت (ٹرانسکر ائیب) کر کے کتابچے کی شکل دی گئی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ ٹرانسکر پشن سے کتابی صورت میں ڈھالتے ہوئے جملوں اور مواد کو اردو زبان اور گرائمر سے ہم آہنگ کرنے کی غرض سے معمولی تدوین عمل میں لائی گئی۔ بہر کیف پروگرام کے مفہوم اور ہیت کو حد درجہ برقرار رکھنے کی سعی کی گئی ہے۔

اس حوالے سے قارئین کے تعمیری مشورے اور تجاویز ہماری لیے رہنمائی کا باعث ہوں گے۔

فرزانہ شاہ

سینئر اینالسٹ

پاکستان - ایک عشق ' ایک جنون

براس ٹیکس 14 اگست خصوصی پروگرام

پاکستان ایک ملک نہیں ہے، پاکستان ایک عشق اور ایک جنون کا نام ہے۔ 14 اگست کو جس دن یہ ملک وجود میں آ رہا تھا اس دن اللہ تعالیٰ نے بھی کوئی ایسی تاریخ مرتب کی اور ایسی تقدیر لکھی تھی کہ جس رات پاکستان وجود میں آیا وہ 27 ویں رمضان (لیلۃ القدر) کی رات تھی۔ غالب گمان ہے کہ وہ شب قدر تھی اور جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''کہ تم شب قدر کو کیا جانو''۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب ملائکہ اللہ تعالیٰ کے تمام اذن کے ساتھ نزول فرماتے ہیں''۔ گویا اللہ کا اذن مکمل ہو رہا تھا۔ جو ایک وطن، ایک ملک وجود میں آنا تھا وہ مسلمانوں کی چودہ سو سال کی تاریخ کا امین تھا۔ ستائیسویں رمضان کی رات بارہ بج کر ایک منٹ پر ریڈیو سے پہلی دفعہ یہ آواز گونجی۔ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مبارک ہو پاکستان وجود میں آ گیا۔'' اس وقت لاکھوں مسلمان اسے سننے سے پہلے کٹ چکے تھے۔ یہ ہماری تاریخ کا ایک انتہائی سحر انگیز اور رومانوی (Romantic) دور تھا۔ پاکستان ہماری ایک ایسی رومانوی داستان تھی جس کی تکمیل کے لئے کم از کم چالیس لاکھ مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

پاکستان جس کی خاطر ہزاروں مسلمان کٹ مرے، صرف ایک ملک نہیں ایک جنون اور ایک عشق کا نام ہے۔ یہ ملک اس وقت وجود میں آیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ 14 اگست کی رات جس وقت ریڈیو پاکستان سے اس ملک کی آزادی کا اعلان ہو رہا تھا تو کم از کم سوا کروڑ مسلمان گھروں سے یا تو نکل چکے تھے یا نکلنے کی تیاری کر رہے تھے۔ اپنے آباؤ اجداد کی زمینوں کو چھوڑ کر، اپنے باپ دادا کی قبروں کو چھوڑ کر، اپنا مال و دولت، اپنے گھر بار، اپنا سب کچھ پیچھے چھوڑ کر ایک ایسے راستے کی طرف جس میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ کل ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ صرف ایک جنون تھا، ایک

دیوانگی تھی۔



جو دو خواب علامہ اقبال نے دیکھے تھے ان میں سے پہلے خواب کی تکمیل کا وقت تھا۔ اپنے بڑوں سے پوچھیئے گا جنہوں نے یہ وقت دیکھا ہے۔ وہ وقت اتنا جذباتی تھا کہ اس کو بیان کرتے ہوئے آدمی جذباتی ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، ہچکیاں بندھ گئیں، یہ آواز جب ریڈیو پاکستان سے نکلی کہ ''آپ کو مبارک ہو آج پاکستان وجود میں آ گیا ہے''۔ سوا کروڑ مسلمان گھروں سے نکل چکے تھے۔ پورے ہندوستان میں آگ لگی ہوئی تھی۔ پاکستان کی اور مسلمانوں کی قیادت کو یہ کہا گیا تھا کہ پاکستان نہ بناؤ۔ ان سے ہندوؤں اور انگریزوں نے کہا کہ حکومت میں حصہ لے لو۔ اور ہمارے بڑوں نے کہا کہ نہیں ہم حکومت میں نہیں براعظم سے اپنا حصہ نکالیں گے۔ ہم ایک براعظم میں سے اپنی سلطنت بنائیں گے۔ ہم ایک حکومت پر راضی ہونے والے نہیں ہیں کیونکہ ان کو معلوم تھا اور وہ دیکھ چکے تھے کہ جو ہمسایہ انہیں ملے گا۔ وہ اتنا ناپاک اور پلید ہے کہ اس کے ساتھ مسلمانوں کی نہ جان محفوظ ہوگی، نہ آبرو محفوظ ہوگی۔ اور اس بات کی گواہی کہ یہ فیصلہ انہوں نے بالکل ٹھیک کیا اور اس بات کی گواہی کہ یہ فیصلہ اللہ نے مسلمانوں کی تقدیر میں لکھ دیا تھا اور اس بات کی گواہی کہ اس فیصلے کو عمل پذیر ہونا تھا۔ 27 رمضان کو لیلۃ القدر کی رات۔ ملائکہ کی نگرانی میں شہداء کی روحوں کے سائے میں فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ مسلمان ہندوؤں کے ساتھ کبھی بھی ایک ریاست میں نہیں رہیں گے۔ اور اس کے لیے ہمیں جو مرضی قربانی دینی پڑے، وہ دیں گے۔ چاہے پچاس لاکھ مسلمان شہید کروانے پڑیں یا ڈھائی لاکھ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو اغوا کروانا پڑے۔ ہم اس کی قیمت ادا کریں گے۔ جنہوں نے اس کے لیے قربانیاں دیں جنہوں نے اس ملک میں جانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ ہمیں کیا ملے گا۔ انہوں نے کوئی ضمانت نہیں مانگی۔ کوئی تحفظ نہیں مانگا۔ کسی نے یہ سوال نہیں کیا کہ اپنے آپ کو کس کے لیے اجاڑ رہے ہیں۔ آئیں ہم آپ کو تاریخ بتائیں کہ یہ پاکستان بنا کس طرح تھا۔ ایک ایک لاکھ مسلمانوں کے قافلے گھر سے نکلتے تھے اور صرف ایک ہزار پاکستان پہنچتے تھے۔ مشرقی پنجاب کے ستر ہزار مربع میل

کے علاقے میں ایک بھی مسلمان زندہ نہیں بچا۔ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم میں لوگ کہتے ہیں کہ قتل و غارت ہوئی۔ مگر صرف چار مہینے میں جس درجے کا قتل و غارت ہندوؤں، سکھوں اور ڈوگروں کے ہاتھوں مسلمانوں کا ہوا اس کی مثال نہیں ہے۔ چالیس لاکھ مسلمان تہہ تیغ کئے گئے اور ان کا وجود مٹا دیا گیا۔ کیونکہ وہاں نہ کوئی رپورٹر تھے، نہ کوئی مسلمان زندہ بچا تھا اور ہندوؤں نے یہ بات ہمیں بتانی نہیں تھی۔

آپ کو ہم واقعات سنائیں گے کہ ہمارے بڑوں نے یہ پاکستان کس طرح بنایا۔ جس کو آج ہم ''فار گرانٹڈ'' لیتے ہیں گویا ہمیں اس کی قدر و قیمت نہیں رہی۔ اللہ کی قسم یہ ملک ہمیں ایسے ہی نہیں مل گیا۔ یہ شہداء کی امانت ہے۔ یہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کی امانت ہے جو آج بھی سکھ اور ہندو بن کر انڈیا میں رہتی ہیں۔ چند روز پہلے پاکستانی رینجرز کا ایک سپاہی سرحد پار کر کے انڈیا چلا گیا۔ گاؤں والوں نے اسے پکڑ لیا اور لے جا کر اپنے گھر میں بند کر دیا۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ سمگلر ہے۔ رات کے وقت ایک بوڑھی خاتون آئیں جو سکھ تھیں، اس نے بڑے پیار سے اسے ڈپٹ کر کہا کہ ''پاکستان ہم نے اس لئے بنایا تھا کہ تم سمگلنگ کرو''؟ وہ سپاہی چونکا اور کہا ''اماں پہلے تو میں سمگلر نہیں ہوں، سپاہی ہوں۔ اور دوسری بات یہ کہ پاکستان آپ نے کب بنایا تھا''؟ وہ بڑھیا رونے لگی۔ کہتی ہے ''بیٹا میں تمہیں سکھ نظر آتی ہوں لیکن میرا نام سکینہ ہے۔ میرا پورا خاندان پاکستان بناتے ہوئے کٹا تھا اور آج بھی میرا دل پاکستان کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ جب میرے بچے بیمار ہوتے ہیں تو میں پاکستان کا نام لے کر ان پر دم کرتی ہوں اور اللہ ان کو شفا دے دیتا ہے۔ خبردار اس پاکستان کو نقصان نہ پہنچانا ورنہ تمہیں میری آہ لگے گی''۔ یہ ایک سکینہ ہے۔ اس طرح کی ڈھائی لاکھ ہیں۔ جو آج بھی زندہ ہیں۔ انہوں نے اپنی جانیں اپنے خاندان، اپنی عزتیں اور آبروئیں لٹائی تھیں تو ایک عشق کی خاطر، ایک جنون کی خاطر۔ اب یہ کم بخت جو آج کہتے ہیں کہ پاکستان بنانے میں غلطی ہوئی۔ پاکستان بننا نہیں چاہئے تھا ہم ہندوؤں کے ساتھ ایک ملک میں رہتے۔ ایک بات یاد رکھئے گا۔ مسلمان ہندوستان میں چودہ سو سال پہلے پہنچے تھے اور ہمارے پہنچنے کی وجہ یہی تھی کہ کچھ کمینے ہندوؤں نے ہماری عورتوں اور بہنوں پر ہاتھ ڈالا تھا اور ایک غیرت مند محمد بن قاسم ان کی عزت بچانے کے لئے ''پاکستان'' آیا تھا۔ ہمارے دشمنوں کی تاریخ، جبلت اور ان کی خصلت یہی ہے کہ جب انہیں اختیار اور اقتدار ملتا ہے، طاقت ان کے ہاتھ میں آتی ہے تو یہ دنیا میں ابلیس کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

انسانیت ان سے شرم کھاتی ہے۔ درندے ہیں یہ۔ ہم نے ایک ہزار سال حکومت کی ہندوستان پر۔ ایک بھی واقعہ ایسا نہیں ہے کہ ہم نے تلوار کے زور پر ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی۔ مسلمان جب حکومت کرتے ہیں تو عزت اور غیرت کے ساتھ کرتے ہیں۔ اعلیٰ ظرفی کے ساتھ کرتے ہیں۔ درگزر اور معافی کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور ایک سال نہیں دو سال نہیں، ایک ہزار سال کی ہماری حکومت گواہ ہے کہ واللہ اگر ہم تلوار کے زور پر ان کو مسلمان کرتے تو آج ایک بھی ہندو یہاں نہ بچتا۔ لیکن ہم نے درگزر اور معافی کا معاملہ ان کے ساتھ رکھا۔ ہندو ایک ایسی قوم ہے کہ جو اس قابل نہیں کہ ان کو حکومت دی جائے۔ کیونکہ یہ اپنے آس پاس رہنے والی ہر قوم کو تہہ تیغ کرتے ہیں۔ یہ ان کی تاریخ ہے۔

ایک بات اور یاد رکھئے گا کہ پاکستان دو چیزوں سے مل کر بنتا ہے۔ ایک پاکستان کا نظریہ ہے اور دوسرا پاکستان کا جغرافیہ ہے۔ پاکستان کا نظریہ اس وقت ہی قائم ہو گیا تھا جیسا کہ قائداعظم نے فرمایا کہ جب سندھ میں، ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوتا ہے۔ پاکستان اس وقت قائم ہو چکا تھا۔ محمد بن قاسم نے جو ریاست بنائی وہ بھی پاکستان تھا۔ پھر اس پاکستان کا جغرافیہ پھیلتا چلا گیا۔ اور ہم پورے ہندوستان پر غالب ہوئے۔ پھر ایک وقت آیا کہ پاکستان کا جغرافیہ سکڑنا شروع ہو گیا۔ ہماری غفلتیں، ہماری کوتاہیاں۔ اور پھر ہم نے یہ وقت بھی دیکھا کہ پاکستان محدود ہو کے صرف دہلی کے لال قلعے میں رہ گیا تھا۔ اور وہاں سے ایک تحریک پھر سے شروع ہوتی ہے۔ اس پاکستان کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کہ جو مسلمان اپنے ہاتھوں سے آہستہ آہستہ کھو رہے تھے۔ مگر پاکستان کا نظریہ ہمیشہ سے تھا، ہمیشہ رہے گا اور جب تک اس سرزمین پر ایک بھی مسلمان باقی ہے۔ پاکستان قائم رہے گا انشاءاللہ۔

1857ء کی جنگ آزادی، جب پاکستان سمٹ کر صرف دہلی کے قلعے میں رہ گیا تھا، مسلمانوں کی ایک زبردست مزاحمت، زبردست کوشش اور پاکستان کی ایک زبردست تحریک!!! یہ وہ وقت تھا کہ جب انگریزوں نے پہلی مرتبہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ہندوؤں نے اس موقع کو غنیمت جانا کہ جو ایک ہزار سال سے مسلمان ان پر حکومت کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ہندوؤں کے بس اور اختیار میں یہ نہیں تھا کہ کسی طرح یہ مسلمانوں کے اختیار اور اقتدار کو ختم کر سکتے۔ جب انگریزوں نے یہ کام کر دیا تو ہندوؤں کو امید ہو چلی کہ اب شاید دوبارہ ہم ''اکھنڈ بھارت''، '' The Greater

India'' جو اشوکا کے زمانے میں انہوں نے قائم کیا تھا اس کو بنانے کے لئے ہمیں کوئی راستہ مل سکے۔ انگریزوں کو ہندوؤں کی ضرورت تھی، ہندوؤں کو انگریزوں کی۔ پاکستان بنانے کی تحریک 1857ء کے بعد اس وقت جڑ پکڑتی ہے کہ جب تحریک آزادی میں ہندوؤں کی غداریاں دیکھنے کو ملیں۔ جب عین میدان جنگ میں انگریزوں نے ہندوؤں کو خرید لیا۔ اور ہندوؤں کو احساس ہوا کہ اب مسلمانوں سے ایک ہزار سال کی غلامی کا انتقام لیا جاسکتا ہے۔ اپنی تاریخ کو پڑھیئے گا۔ یہ نہ بھول جایئے گا کہ قائداعظم پہلے کانگریس میں تھے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے علمبردار تھے۔ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ اس انڈیا میں ہم متحد ہو کر رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے ہندوؤں پر اعتبار کیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ڈپلومیسی میں، زبان درازی میں، جھوٹ میں، مکر میں اور فریب میں انڈین نیشنل کانگریس اور ہندو انتہا پسندوں کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ یہ آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ آپ کے چہرے پہ مسکراتے ہیں۔ اور پشت میں خنجر دیتے ہیں۔ قائداعظم نے کیوں کانگریس سے علیحدگی اختیار کی۔ کیوں یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کی تقدیر ہندوؤں کے ساتھ رہنے میں نہیں ہے۔ اگر قائداعظم جیسا لبرل، ڈیموکریٹ اور آزاد خیال فرد ہندوؤں کے ساتھ نہیں رہ سکتا تو اور دنیا کا کونسا مسلمان ہے جو ہندوؤں کے ساتھ ایک ریاست میں زندگی گزار سکتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد جب مسلمانوں کی خلافت ٹوٹی، مسلمانوں کا مرکز مزید بکھر گیا۔ مسلمان اور دکھی ہوئے، ہمارے بزرگوں نے خلافت تحریک چلائی۔ ایک تحریک چلائی کہ کسی طرح چودہ سو سال پرانے مسلمان مرکز کو سنبھالا جاسکے۔ پوری دنیا میں یہ تحریک صرف ہندوستان کے مسلمانوں نے چلائی۔ اس زمانے میں خلافت عثمانیہ کے وزیراعظم انگریزوں اور مغربی طاقتوں کی طرف سے، اس بات پر کہ خلافت کو تباہ کر دیا جائے اور توڑ دیا جائے، شدید دباؤ میں تھے۔ وہ تو خود ہندوستان کے مسلمانوں سے کہتے کہ ''ہم جب بھی کوئی شرمناک فیصلہ کرنے کے لئے جاتے ہیں یا کوئی ایسی شرط ماننے کے لئے جاتے ہیں جو ہمارے اوپر مسلط کی جاتی تو ہمیں پہلے یہ خیال آتا کہ ہم ہندوستان کے مسلمانوں کو کیا منہ دکھائینگے کہ جو خلافت کے احیاء کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہم رک جاتے ہیں اور پھر انگریزوں کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں کہ ہم کسی طرح ریاست اور خلافت کو بچاسکیں''۔ تحریک خلافت سے بھی خلافت بچائی نہیں جاسکی۔ مسلمان بہت دکھی ہوئے۔ علامہ اقبال نے بہت دکھ سے وہ شعر کہا!

؎ عثمانیوں پہ کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

لیکن انہوں نے امید بھی دلائی کہ دیکھو اگر عثمانیوں پہ کوہِ غم ٹوٹا ہے اور اگر عثمانی تباہ و برباد ہوئے ہیں تو فکر نہ کرنا۔ جب تک ہزاروں ستارے قتل نہ ہوں اس وقت تک صبح نہیں ہوتی۔ ستاروں کو قربان کرنا پڑتا ہے، جب صبح کی روشنی آتی ہے۔ یہ پیغام ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی انہوں نے دیا۔ حوصلہ کرنا، حوصلہ رکھنا اللہ تمہیں ضائع کرنے والا نہیں۔ 1930ء کے الہ آباد کے خطاب میں آپ نے پاکستان بنانے کا خواب دیا۔ پورے ہندوستان میں مسلمان ایک نئے ولولے ایک نئے جذبے کے ساتھ بیدار ہوئے ہیں اور پورے ہندوستان میں ہندو اور انگریز بھڑک جاتا ہے۔ ہندو قیادت کی طرف سے یہ واضح کر دیا جاتا ہے کہ پاکستان کا وجود میں آنا ناممکن ہے۔ انگریز قیادت ناپاک اور مکارترین اپنے وقت کی، صاف صاف کہتی ہے کہ اس تصور کو بھی اپنے ذہن سے نکال دو کہ پاکستان کبھی بنایا جا سکتا ہے۔ 1935ء تک ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی یقین نہیں تھا کہ پاکستان بنایا جا سکتا ہے۔ جب انتخابات ہوتے ہیں تو پاکستان مسلم لیگ ایک بھی سیٹ نہیں جیت پائی یا شاید ایک آدھ اس کے حصے میں آئی۔ شکست فاش۔ سب اختیار اور طاقت کانگریس کے ہاتھ میں آتا ہے۔ ہندوؤں کے ہاتھ میں آتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے، یاد رکھیے گا کہ جب انگریزوں کی حکومت اپنی جگہ قائم تھی۔ جب تمام ریاستوں میں ہندوؤں کی حکومت بنتی ہے تو وہ کیا کرتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ۔ پہلی دفعہ ایک گھٹیا دشمن اور ایک گھٹیا نظریے کو مسلمانوں کے مقابلے میں اختیار اور طاقت ملتی ہے۔ ایک ہزار سال کی غلامی کے بعد انہیں طاقت ملتی ہے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے آزادی اور آوارگی میں کوئی فرق نہیں تھا۔ ہندوستان کے مسلمانوں پر زندگی تنگ کر دی جاتی تھی۔ مسلمانوں پہ نئی مساجد بنانے پر پابندی، مسلمانوں کے خلاف شدید فسادات، اذان پر پابندی، بندے ماترم لازمی قرار دیا گیا۔ تمام وہ مسلمان علاقے جہاں مسلمانوں کی اکثریت بھی تھی، اردو زبان پر پابندی۔ مجبور کیا جاتا کہ ہندی زبان تمام مسلمانوں کو سکھائی جائے گی۔ اتنی دہشت طاری ہوئی مسلمانوں پر، اتنا ناپاک چہرہ ہندو صیہونیت (Zionists) کا سامنے آیا کہ 1939ء میں جب ان کی حکومتیں ٹوٹتی ہیں تو قائداعظم مسلمانوں کو حکم دیتے ہیں کہ یوم نجات مناؤ، خوشیاں مناؤ کہ اللہ نے تمہیں ایک ناپاک

حکمران سے نجات دی۔ اور یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب پورے ہندوستان کے مسلمان اکھٹے ہوتے ہیں اور 1940ء کی قرارداد پاس کی جاتی ہے۔ 1940ء کی قرارداد میں مستحکم فیصلہ کرلیا جاتا ہے انشاء اللہ پاکستان کا قیام اب وجود میں لایا جائے گا۔ اور اس کے بعد ایک جنون اور دیوانگی ۔ پورے ہندوستان میں مسلمان پھیلتے ہیں۔ ایک تحریک چلائی جاتی ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب دوسری جنگِ عظیم برپا ہے۔ اور پورے ہندوستان کی فوجیں، اس میں مسلمان، ہندو، سکھ، ڈوگرے، گورکھے سب شامل، وہ پوری دنیا میں تاجِ برطانیہ کے ساتھ بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور مسلمان شہری قائداعظم کی قیادت میں تحریک پاکستان چلا رہے ہیں۔ 1945ء میں دوسری جنگ عظیم ختم ہوتی ہے۔



یہ تاریخی پس منظر آپ کو اس لئے دے رہے ہیں کہ آپ ان حالات و واقعات کو سمجھیں جن میں پاکستان بنایا گیا تھا۔ ان کا براہ راست تعلق ان واقعات سے ہے جو آج آپ کے آس پاس ہورہے ہیں۔ دھوکہ نہ کھائیے گا۔ 1945ء کے بعد یہ تقریباً طے کرلیا گیا تھا یہ دیکھ لیا گیا تھا کہ اب پاکستان کو روکنے والا انشاء اللہ کوئی نہیں ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب آہستہ آہستہ پوری دنیا سے ہندوستانی فوجوں کو واپس بلایا جارہا تھا۔ انگریزوں نے ایک خاص پلان کے تحت ہندو اور سکھ گورکھا فوجوں کو پہلے واپس بلانا شروع کیا اور مسلمان فوجیں پوری دنیا میں بکھری رہیں۔ جو ہندو، سکھ اور گورکھا فوجی واپس آتے تھے انہوں نے ہندوستان میں سکھ دستوں بجرنگ دل، راشٹریہ سوامی سیوک سنگ، ہندو انتہا پسند دہشت گرد گروپوں کو تربیت دینی شروع کی۔ اور ایک تیاری بالکل مکمل کرلی گئی کہ جب بھی پاکستان بنانے کا نعرہ لگایا جائے گا جب بھی پاکستان بنانے کی بات کی جائے گی، ہندوستان سے مسلمانوں کا صفایا کیا جائے گا۔ 1947ء میں جب پاکستان بنانے کی بات کی جاتی ہے جب یہ فیصلہ کرلیا جاتا ہے کہ پاکستان انشاءاللہ 14 اگست کو بنایا جائے گا۔ اور دیکھئے انگریزوں نے 27 ویں رمضان نہیں چنا تھا۔ یہ 27 ویں رمضان ان روحانی



قوتوں نے چنا تھا، اس رب نے چنا تھا جس نے اپنی مہر ثبت کرنی تھی اس ملک پر دنیا کو بتانے کے لئے کہ یہ کوئی عام ملک نہیں، عام سلطنت نہیں ہے جو وجود میں آرہی ہے۔ یہ ملائکہ کے نزول میں، اللہ کے اذن سے قیامت تک رہنے کے لئے، امت مسلمہ کا ایک مرکز، علامہ اقبال کا ایک خواب، احیاء السلام کا ایک مرکز اور کفار کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے، کفار کے دلوں میں، ان کے وجود میں ذلت دینے کے لئے اللہ ایک ریاست کو وجود میں لا رہا ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی مالک خود اٹھائے گا انشاء اللہ اور اس نے اٹھائی ہے۔ جب پاکستان وجود میں آتا ہے، تو چند سال سے جس کی منصوبہ بندی کی جارہی تھی، اس تمام منصوبہ بندی کو وحشی درندے، ہندوستان کے مسلمانوں پر آزماتے ہیں۔ فسادات بہار مشرقی ہندوستان سے شروع ہوتے ہیں۔ تاریخ نے یہ منظر دیکھا کہ دیہاتوں کے کنوئیں مسلمانوں کی لاشوں سے بھر گئے۔ گاندھی بھی ان کنوؤں پر جا کر آنسو بہاتے ہیں۔ اور دوسری طرف تمام ہندو تحریکوں اور تنظیموں کو مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کی کھلی چھوٹ دے دی جاتی ہے۔

دیکھئے جو واقعات ہم آپ کو بتانے جا رہے ہیں حقیقت پر مبنی ہیں لیکن بد قسمتی سے کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جو انکی گواہی دیتا جبکہ کچھ واقعات وہ ہیں جو ہمارے بزرگوں نے خود دیکھے۔ اپنے بزرگوں سے پوچھئے جو یہاں آنے کے لیے دہلی سے ٹرین میں بیٹھتے تھے اور ان کو سوار کرانے سے پہلے ان کے تمام



سامان کی تلاشی لے کے ان کے بیگوں میں سے چاقو تک نکال لیا جاتا تھا۔ سکھ فوجیں ان کی حفاظت کے لئے ٹرین میں بٹھائی جاتی تھیں۔ اور امرتسر اور لدھیانا پہنچتے پہنچتے حال یہ ہوتا تھا کہ ٹرین میں صرف لاشوں کے ٹکڑے پڑے ہوتے تھے۔ تین تین ٹرینیں آگے



پیچھے نکلتی تھیں اور لاہور صرف لاشوں کے ٹکڑے پہنچتے تھے۔ ایک سکھ نے کتاب لکھی ہے اور وہ واقعہ لکھتا ہے کہ ہم نے مسلمانوں کے ایک گاؤں پر حملہ کیا جہاں پر ہزاروں کی تعداد میں مسلمان مسلح ہو کر آس پاس کے گاؤں اور علاقوں سے اپنی حفاظت کے لئے آ کر جمع ہو گئے تھے۔ جب سکھ قبضہ نہیں کر سکے تو سکھ فوج اور ہندو فوج کو بلایا گیا۔ جس نے گاؤں کے چاروں طرف مشین گنیں لگا کر فائرنگ شروع کی۔ یہ سارے واقعات ایک سکھ کے بتائے ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ وہاں پر کوئی مسلمان نہیں بچا تھا۔ اور وہ سکھ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جب سارے مرد ایک ایک کر کے شہید ہونے لگے تو گاؤں کی تمام خواتین جن کو مسلمانوں نے مسجد میں جمع کر دیا تھا، اب یہ سکھ کے الفاظ ہیں، کہ مسلمان بچیاں، عورتیں اور سہاگنیں، ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے مسجد سے کلمہ پڑھتے ہوئے نکلتی تھیں۔ اور جوق در جوق اپنے آپ کو گولیوں کی بوچھاڑ کے آگے ڈالتی تھیں کہ ہم زندہ ان کے ہاتھ نہیں لگیں گی۔ اور وہ سکھ لکھتا ہے کہ "جیسے کونجوں کی ڈاریں ساری شکار ہو گئیں"۔

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ ایک پاکستانی صحافی انڈیا گیا۔ یہ جو آج کل انڈیا کے ساتھ امن معاہدے ہو رہے ہیں۔ محبت اور پیار کی باتیں کی جا رہی ہیں۔ دہلی کے ایک ہوٹل میں بیٹھا تھا تو ایک بوڑھی سکھ خاتون اس کے پاس آئی اور اس سے کہتی ہے کہ "تم پاکستانی صحافی ہو۔ امن کے معاہدے کرنے آئے ہو۔ میرا نام مسز پوجا ہے اور میں تم کو ایک نصیحت کرنے آئی ہوں کہ بے غیرتی مت دکھانا۔ میری ہندو اولاد کے ساتھ اپنی غیرت اور آبرو کا کوئی معاہدہ نہ کر لینا۔ دھیان کرنا ورنہ تمہیں ہماری آہ لگے گی"۔ وہ صحافی حیران ہو کے پوچھتا ہے کہ آپ کی آہ کیسے لگے گی آپ کون ہیں"؟ پھر وہی داستان............

"میں زرینہ ہوں۔ آج میری عمر 70 کے اوپر ہے لیکن میں بھی انہی بیٹیوں میں سے ہوں جنہوں نے اپنی عزت و آبرو اس پاکستان پر لٹائی ہے۔ اور دیکھو میں اپنی ہندو اولاد کے بارے میں نصیحت کر رہی ہوں کہ خبردار ان کی باتوں میں مت آنا یہ تمہیں پیچ کھائیں گے۔ اور اگر تم نے کوئی معاہدہ ان سے کیا تو تمہیں

میری آہ لگے گی''۔ یہ واقعات صرف قصہ نہیں ہیں یاد رکھئے گا۔ آج بھی ہماری لاکھوں نہیں تو ہزاروں بیٹیاں ہندوستان میں موجود ہیں۔

ایک واقعہ ہم آپ کو اور سناتے ہیں۔ ایک مسلمان پاکستان کے قیام کے کچھ عرصے بعد لدھیانہ گئے اور وہاں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد جب باہر نکلے تو دروازے پر ایک سکھ عورت ایک چھوٹے سے بچے کو لے کر کھڑی ہے اور ان سے کہتی ہے ''بابو اس پہ ذرا دم کردو''۔ اور وہ چونکہ مسجد کے اندر آ گئی تھی تو ان صاحب نے ذرا غصہ میں کہا کہ ''مائی پیچھے ہٹو یہ مسجد ہے اور تم ایک سکھ عورت ہو''۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، کہتی ہے، میری گود میں تو سکھ کا بچہ ہے لیکن میں تو مسلمان ہوں۔ کیا تم میرے بچے کو دم نہیں کرو گے''؟ اب ان کے وجود کو بہت زور سے چوٹ آئی، کہتے ہیں کہ ''بہن چلو، تمھیں پاکستان لے چلوں''، ہماری بہن جواب دیتی ہے ''نہیں وہ ایک پاک سرزمین ہے اب میں وہاں نہیں جا سکتی اب میں ناپاک ہو گئی ہوں''۔ اللہ کی قسم اس کی ناپاکی پہ سو پاکیاں قربان۔

اس طرح پاکستان بنا تھا۔ پاکستان کسی نے ہمیں پلیٹ میں رکھ کے نہیں دیا تھا۔ یہ پاکستان مدینے کے بعد دوسری اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ اور دیکھ لیں کتنی مماثلت ہے اس میں اور مدینہ میں۔ مسلمانوں نے مدینہ بھی مشرکوں سے چھین کے لیا تھا۔ ہمارے بڑوں نے بھی پاکستان مشرکوں سے چھین کے بنایا۔ مدینہ میں بھی ہجرت تھی۔ پاکستان میں بھی ہجرت ہے۔ مدینہ میں بھی بہت سے مسلمان پیچھے مکے میں رہ گئے۔ پاکستان میں بھی بہت سے مسلمان پیچھے ہندوستان میں رہ گئے۔ مدینہ بھی ایک اسلامی نظریاتی ریاست تھی۔ پاکستان بھی اللہ کے فضل سے ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ مدینہ بھی امت مسلمہ کے احیاء کا مرکز تھا۔ پاکستان بھی انشاءاللہ امت مسلمہ کے احیاء کا مرکز ہے۔ اور اب صرف ایک کام باقی رہ گیا ہے جو ہونا ہے، انشاءاللہ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھیں گے مدینہ سے جا کے فتح مکہ کیا گیا تھا۔ اللہ کی قسم ہم بھی جا کے ''ریڈیو پاکستان دہلی'' کا نعرہ لگائیں گے۔ لال قلعہ پر پاکستان کا پرچم لہرائیں گے اور ہندوستان کے مسلمان جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ اپنی ان ڈھائی لاکھ سکینہ اور زرینہ بہنوں اور بیٹیوں کے سروں پر دوپٹہ رکھنے، ہمیں جانا ہے وہاں پہ۔ اور اللہ کی قسم ہم بھولے نہیں ہیں کسی ایک واقعہ کو بھی۔ یہ قرض ہے جو ہمیں چکانا ہے۔ اور یاد رکھنا خیانت نہ کرنا اس میں، اس فرض سے خیانت نہ کرنا۔ اس



دھوکے میں مت آنا کہ ہندوؤں کے ساتھ ہم دوستی کر سکتے ہیں۔ وہ قوم اس قابل نہیں ہے کہ اس کے ساتھ باہم مل کر رہا جائے۔ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ اس کو حکمراں بنایا جائے۔ اس پر صرف حکومت کی جاسکتی ہے ہمارا ایک ہزار سال کا ٹریک ریکارڈ بتاتا ہے کہ ہم عادل حکمران ہیں۔ اور ان کا ساٹھ سالہ ناپاک کردار دکھا رہا ہے کہ ان سے زیادہ پلید قوم کوئی نہیں ہے۔ جب حکمرانی کی بات آئے تو خود ہندو کہتے ہیں، یہ ہم نہیں کہہ رہے، خود ہندو فلاسفر یہ بات کہہ رہے ہیں اور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ "جتنا خون ریز اور خون آشام عقیدہ ہندوؤں کا ہے کائنات میں اور کسی کا نہیں"۔ جو اپنی قوم کے اچھوتوں سے ،شودروں سے نفرت کرتے ہوں کہ جن کا ہاتھ چھونے کی بھی ممانعت ہو، وہ ہم مسلمانوں سے کیا تعلقات دوستی کریں رکھیں گے۔ان کے اس دھوکے میں مت آنا، ورنہ تم ،تمہاری بیٹیاں اور بہنیں بھی سکینہ اور زرینہ بنیں گی۔

پاکستان جو بنا ہے تو اللہ کے فضل سے قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔انشاء اللہ اسے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ ہندوستان ، یہ اللہ کی مشیت بھی ہے اور حکم بھی، اور آج کل کے حالات بھی، کہ ہندوستان نے تقسیم ہونا ہے۔اور ہم اس کام میں انشاءاللہ ضرور ہیلپنگ ہینڈ (مدد) دینگے اور ہم پوری کوشش کریں گے کہ اللہ کے فضل سے یہ کام ہو۔ یہ جو پاکستان کو توڑنے کی بات کر رہے ہیں ہمیں اس ہاتھ کو بھی توڑنا ہے اور سر کو بھی کچلنا ہے جو پاکستان کی ریاست کے خلاف بات کریگا۔ یہ ریاست شہداء کی امانت ہے۔جنہوں نے کچھ نہیں مانگا اپنے آپ کو قربان کرنے سے پہلے کچھ نہیں مانگا کہ ہمیں پاکستان نے کیا دیا ہے۔ انہوں نے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا، اپنا مال، اپنی جان، اپنی بیٹیاں، اپنی عزت، اپنے آباؤاجداد، کچھ نہیں مانگا۔ آج ہم جس آزادی میں، جس فخر اور غیرت کے ساتھ یہاں بیٹھ کر بات کر رہے ہیں ہمیں یہاں تک لانے میں پچاس لاکھ مسلمانوں نے اپنا خون سینچا ہے۔ایسے نہیں پہنچے ہم یہاں پہ۔اس کو امانت سمجھئے گا۔

اللہ کی قسم یہ امانت آپ کو دی گئی ہے اس سے خیانت نہ کرنا کبھی۔ یہ مت پوچھنا کہ اس پاکستان نے کیا دیا ہے ہمیں۔ چاہے سب کچھ کٹ جائے تمہارا۔ کیونکہ جو ہمارے بڑے گزر کے گئے ہیں انہوں نے کبھی یہ سوال نہیں کیئے تھے۔ انہوں نے سب کچھ کٹایا تھا اپنا اس پر، اور یہ پاکستان صرف ہندوستان کے مسلمانوں کا مرکز نہیں ہے۔ علامہ اقبال کے دو خواب، پہلا خواب کہ اس خطے میں ایک ریاست بنے جو مسلمانوں کا مرکز ہو۔ اور دوسرا خواب کہ یہ ریاست ایک مرکز بنے ایک ایسی اسلامی حکومت کا، اسلامی احیاء کا کہ جس میں ''ایک ہوں مسلمان حرم کی پاسبانی کے لئے، نیل کے ساحل سے لیکر تا بہ خاک کاشغر'' جس کا مرکز پاکستان ہو۔ جس طرح ہم نے آپ سے کہا کہ یہ پاکستان ایک نظریہ بھی ہے اور جغرافیہ بھی، اللہ کی قسم ہم آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ اس کا جغرافیہ بڑھے گا انشاء اللہ کم نہیں ہوگا۔

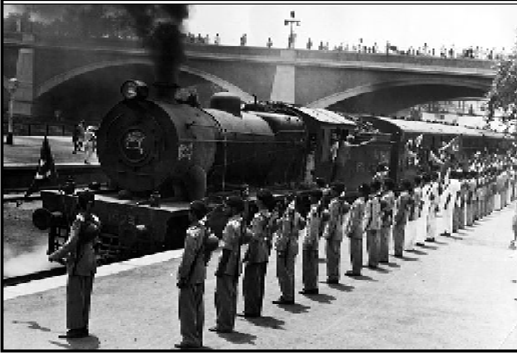
اس پاکستان کی ہاں اور ناں میں دنیا کے فیصلے ہونگے۔ اس خطے میں، دنیا میں کوئی فیصلہ نہیں کرے گا جب تک ہم سے اجازت نہ لے لے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اس بات سے نہ گھبرائیں کہ ملک کے حالات کیا ہیں۔ مایوسی میں نہ آیئے گا۔ یہ وہی مکار ہندو ہے جو ہمارے حوصلے پست کرنا چاہتا ہے۔ یہ وہی سازش ہے۔ بغل میں چھری، منہ میں رام رام۔ ان کی تاریخ یہی ہے۔ کبھی دھوکہ نہ کھایئے گا۔ ابھی ہم پہ وہ اپنی ثقافت، اپنی فلمیں، اپنے گانے، اپنی بدکار عورتیں مسلط کر کے ہماری قوم کے بچوں کے کردار خراب کرنا چاہتا ہے۔ اس قوم کو نرم کرنا چاہتے ہیں، تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے ان کے ہندو غنڈے ہمارے ساتھ وہی سلوک کریں جو ہمارے بزرگوں کے ساتھ، ہماری بہنوں، بیٹیوں کے ساتھ پاکستان بنتے وقت کر چکے ہیں، ہوش میں آیئے۔ یہ قوم انڈین فلموں اور گانوں کے بغیر بھی گزارا کر سکتی ہے۔ یہ ہماری پہلی ضرورت نہیں ہے کہ ہم محبت اور پیار کے گیت گائیں، ان کے ساتھ جنہوں نے ہماری بہنوں کے، بیٹیوں کے دوپٹے کھینچے ہیں۔ شرم کیجیئے، ورنہ بہت بڑی آہ لگے گی آپ کو۔ یہ ہم پوری قوم سے مخاطب ہیں اور اس کے حکمرانوں سے مخاطب ہیں۔ شرم کرو، دین کی آبرو کو نہ بیچو، اور جو میری بہن اس وقت مسز پوجا، بن کے انڈیا میں رہتی ہے، جس نے کہا تھا کہ میری ہندو اولاد پر کبھی اعتبار نہ کرنا ورنہ تم کو میری بددعا لگے گی، ان کی بددعاؤں سے بچیئے گا۔ یہ پاکستان ہم نے اس لئے نہیں بنایا تھا کہ ہم ہندوؤں کے ساتھ محبت اور پیار سے رہیں۔ ورنہ یہ سارا کام تو متحدہ انڈیا میں بھی ہوسکتا تھا۔ یہ پاکستان اس لئے بنا

تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے ہمارا ان کے ساتھ رہنا اور انہوں نے ثابت بھی کر دیا ہے کہ ہمارا ان کے ساتھ رہنا ممکن نہیں۔اس پاکستان کو بنانے میں ہندوؤں کے ناپاک اور پلید وجود کا بہت بڑا کردار ہے۔ یہ بات ہم آپ کو اس تاریخ کے حوالے سے بتا رہے تھے۔اس بات کو خود ہندوؤں نے تسلیم کیا ہے کہ مسلمان پاکستان بناتے وقت بے خبری میں مارے گئے۔ جہاں پر مسلمانوں کی اکثریت ہوتی وہاں ہندو امن کمیٹی بنا لیتے۔مسلمانوں سے کہتے کہ ہم آپس میں صدیوں سے مل کر رہتے چلے آئے ہیں، کیا ضرورت ہے لڑائی جھگڑا اور فساد کرنے کی۔آپس میں مل کے ایک ساتھ رہتے ہیں۔اور آہستہ آہستہ جب انکی جنگی تیاری مکمل ہو جاتی تو بے خبری میں مسلمانوں کو ذبح کرتے۔ جہاں مسلمان اقلیت میں ہوتے وہاں تو ان پر ناقابلِ



یقین مظالم ہوتے تھے۔ پاکستانی فوج اس وقت تھی ہی نہیں۔ بلوچ رجمنٹ کے چند دستے اور باقی تمام مسلمان فوج انگریزوں نے کسی محاذ سے واپس نہیں بلائی تھی اور وہ جنگ عظیم کے بعد پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور آہستہ آہستہ کر کے جو فوجیں واپس بلائی جا رہی تھیں، مسلمان فوجوں کا حال یہ تھا کہ جب فوجیں انڈیا پہنچتی تھیں تو ان سے ہتھیار رکھوا لئے جاتے تھے، گولیاں لے لی جاتی تھیں اور خالی ہاتھ ان کو پاکستان روانہ کر دیا جاتا تھا۔ دوسری طرف پاکستان میں جو اسلحہ موجود تھا انگریز افسر جہاز بھر بھر کے اور بحری جہاز لوڈ کرا کرا کے فوجی ساز و سامان سمندر میں پھینکوا رہے تھے۔اس لئے کہ پاکستان کی آنے والی فوج کے پاس اسلحہ نہ ہو۔ چند چھوٹے دستے جو ہمارے یہاں پہنچ سکے ان کے پاس اسلحہ تھا، نہ رائفلیں تھیں اور نہ گولہ بارود تھا۔لہذا باؤنڈری فورس کے نام سے ایک چھوٹی سی فورس بنائی گئی، جس کی ذمہ داری یہ تھی کہ دونوں طرف سے جو مہاجرین آ جا رہے ہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری اس کو دی جائے اور اس میں اکثریت ہندو، سکھ اور ڈوگرے تھے۔نتیجہ یہ تھا کہ جب یہاں سے اسپیشل ٹرینیں پاکستان کے علاقوں سے چلتی تھیں تو ان کی حفاظت ہندو، سکھ اور ڈوگرہ فوج کیا کرتی تھی اور خود قائداعظم نے حکم جاری کر دیا تھا کہ پاکستان میں کوئی فساد نہیں ہوگا۔قائداعظم کی شخصیت اور لیاقت علی خان کے کردار سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جو احکامات

وہ دینگے وہ اسی طرح کے ہو سکتے ہیں۔ وہ کسی صورت قتلِ عام کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ اور گاندھی، نہرو اور پنڈتوں کے کردار سے یہ بات واضح ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے کھلے قتلِ عام کی اجازت دی۔ اور اس میں سکھوں کا کردار خصوصاً ناپاک تھا۔ اور آج جو ہندو سکھوں کے ساتھ انڈیا میں کام



کر رہے ہیں وہ مکافاتِ عمل ہے اس قتل و غارت کا، جو سکھوں کے ساتھ مل کر ہندوؤں نے مسلمانوں کا کیا تھا۔ سکھوں کو بھی اپنی تاریخ پر شرم آنی چاہیئے کہ وہ سارا لوٹ کا مال گولڈن ٹمپل لے جایا کرتے تھے۔ جس کو بعد میں ہندوؤں نے اپنے ٹینکوں سے روند دیا، اور مسلمانوں کی قتل گاہ مشرقی پنجاب تھا، جو یہاں سے ٹرینیں جاتی تھیں انہیں پھول پہنائے جاتے تھے اور ہار دیئے جاتے تھے اور جو دہلی سے ٹرینیں چلتی تھیں اور گورداس پور کے راستے جو جموں و کشمیر کے راستے سے آرہے تھے، ان کے صرف لاشوں کے ٹکڑے یہاں آتے تھے۔ مسلمان صرف بے خبری میں مارے گئے۔ سادہ لوحی میں مارے گئے۔ ہم نے اس وقت بھی ہندوؤں کا اعتبار کیا۔ لیکن جب پتہ چلتا تھا تب بہت دیر ہو چکی ہوتی تھی۔ ان کے ناپاک ارادے تب سامنے آتے تھے جب صدیوں سے ساتھ رہنے والے ہمسائے ذبح کرنے پہنچتے تھے۔ اس وقت یقیناً بہت دیر ہو جاتی تھی۔ یہ غلطی دوبارہ نہ دھرایئے گا۔ کبھی بھی کسی ہندو کے پیار بھرے الفاظ پہ اعتبار نہ کیجئے گا چاہے وہ ڈپلومیٹک سطح پر ہوں یا آپ کی ذاتی سطح پر۔

جب تک حالات ٹھیک ہیں وہ آپ کے ساتھ بہت اچھے رہینگے۔ جس وقت ان کو اقتدار اور اختیار ملے گا وہ آپ کو پہچانیں گے بھی نہیں۔ آج پاکستان جس دوراہے پر کھڑا ہے وہاں حالات ہمارے لیے چیلنجنگ ہیں۔ آزمائشیں ہیں مگر مایوس ہونے اور گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ پاکستان کا بننا ایک معجزہ تھا۔ آپ سوچتے کیوں نہیں ہیں یہ بات کہ جب ساٹھ کروڑ ہندو اور انگریز حکمرانوں نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا کہ اس ملک کو نہیں بننے دینگے۔ تو جس ملک کو اللہ نے لیلۃ القدر میں ملائکہ کے پروں میں

رکھ کے قائم کیا ہو۔ یہ فیصلہ ازلی اور ابدی ہو چکا تھا کہ اس ملک کو وجود میں آنا ہے اور اس کی حفاظت کی جائے گی۔ گھبرایئے گا نہیں آج کے حالات سے، اللہ کے فضل و کرم سے یہ ملک قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔ شہداء کے خون پر، بہنوں کے دوپٹوں پہ بنا ہے۔ اللہ ان کی آبرو کو برقرار رکھے گا انشاء اللہ۔ آپ خیانت نہ کیجئے گا اس کے ساتھ یہ سندھی، پنجابی، بلوچی، پٹھان، یہ مہاجر، یہ کشمیری، اللہ کی قسم جس نے یہ نعرہ لگایا اس نے ان مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی۔ جس نے قربانی دی تھی اس نے پاکستان کے لئے قربانی دی تھی۔ اپنی تمام سیاسی جماعتوں اور مذہبی جماعتوں سے اب ہم مخاطب ہیں۔ یہ اپنے جلسے کرتے ہیں۔ اجلاس بلاتے ہیں۔ یہ اپنے کارکنوں کو سڑکوں پر نکالتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نئے نام رکھ لئے ہیں۔ ان کے نئے جھنڈے ہیں۔ ان سب کا اپنا ایک امیر ہے۔ پاکستان کے جھنڈے لے کر کتنے باہر نکلتے ہیں؟ آپ کسی کا سیاسی جلسہ دیکھ لیجیے۔ پاکستان کے کتنے جھنڈے ہوتے ہیں اس میں؟ اور ان کے سیاسی فرقہ بازی کے جھنڈے کتنے ہوتے ہیں۔ بند کرو یہ خرافات، کوئی شناخت تمہاری نہیں ہے سوائے



پاکستان کے۔ کوئی نظریہ نہیں ہے تمہارا سوائے مسلمان کے۔ اپنے آپ کو مذہبی اور سیاسی فرقہ بندیوں سے نکالو اور جس کسی نے بھی اپنے آپ کو اس پاکستانی قوم کو قومیت میں، لسانیت میں، سیاست میں، یا مذہبی جماعتوں میں تقسیم کیا، سوائے اس شناخت کے کہ تم مسلمان ہو اور تم پاکستانی ہو، تو اللہ کی قسم تم خیانت کر رہے ہو۔ اللہ کی قسم تم سے اس کا پھر بڑا سخت حساب لیا جائے گا۔ اور اس وقت تمہارے پاس توبہ کا دروازہ نہیں ہوگا۔ اس ریاست سے خیانت نہ کرنا۔ جو کوئی بھی اس ریاست کے خلاف جنگ کر رہا ہے چاہے وہ مذہب کے نام پر دہشت گرد خودکش حملے کرے یا مارکس ازم کے نام پر بلوچستان توڑنے کی بات کرے۔ لسانیت کے نام پر سندھ میں فساد برپا کرے یا یہ قومیت کی بنیاد پر پختونستان بنانے کی بات کرے یا فرقہ واریت

کی بنیاد پر شیعہ سنی کی بات کرے۔ان کو پہچان لیں، یہ پلید ناپاک لوگ ہیں۔اور اگر ان کے ساتھ چلو گے تو یاد رکھو کہ آخرت میں انجام بھی انہیں کے ساتھ ہوگا۔ ہوش میں آؤ۔

ہم اب حکمرانوں سے مخاطب ہیں۔اور اس قوم کے ان امیروں سے بھی جو اس قوم کو فرقوں میں، تفرقوں میں اور جماعتوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔اس پاکستان کی تقدیر اور تاریخ کو سمجھو۔ یہ ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔اس کے مقدر میں عروج ہے۔ جو اس کا ساتھ دے گا۔اللہ اس کو عروج دے گا۔ جو اس ریاست کو تکلیف دے گا۔اللہ اس کو کتے کی موت مارے گا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کا انجام بدنصیب ہے۔ دیکھ لو جس نے پاکستان کو نقصان پہنچایا اللہ نے اس کی نسلیں تباہ کر دیں۔اور جس نے پاکستان کی خاطر اپنے جان و مال اور عزت و آبرو کو قربان کیا ہے، اللہ کے ملائکہ اس پہ نازل ہوتے ہیں۔اس کی حفاظت کرتے ہیں۔دو جہانوں میں اس کے لیے خیر ہے۔ پاکستانی قوم میں تفرقہ نہ ڈالو۔ پاکستانی فوج کے خلاف جنگ مت کرو۔ یہ دشمن کی سازش ہے کہ فوج میں اور قوم میں تفرقہ ڈال دیا جائے۔ ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ جس ٹرین میں بلوچ رجمنٹ کے دس سپاہی بھی موجود تھے وہ ٹرین کٹے بغیر، بخیر و عافیت پاکستان پہنچی اور جس ٹرین میں سکھ رجمنٹ کے سو آدمی بھی تھے۔اس میں سے ایک شخص بھی پاکستان نہیں پہنچا۔جس پر ہندو فوج کے پانچ سو سپاہی بھی تھے اس قافلے کا ایک شخص بھی پاکستان نہیں پہنچ پایا۔اس قوم کے اچھے برے سب ہمارے اپنے ہیں۔ آپس میں درگزر کرو۔اور اپنے اس دشمن کی طرف دیکھو جو تم کو آپس میں لڑا کر، تمہاری بہنوں کے سر سے دوپٹے اتارنا چاہتا ہے۔ یہ غلطی نہ کرنا، ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔انشاءاللہ یہ پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے۔صرف لوگ بدنصیب ہونگے اور لوگ ہی خوش نصیب ہونگے جو اس پاکستان کے جیسا رویہ رکھیں گے اسی کے مطابق اللہ ان سے معاملات رکھے گا۔



سوال و جواب

سوال۔ آجکل ہمارے معاشرے کے کچھ عناصر ایسے ہیں جو نظریہ پاکستان پر بہت منظّم طریقے سے حملہ کررہے ہیں۔ 1936ء میں برطانوی پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی ہندوستان آئی جس کے ایک رکن نے کتاب لکھی My Impression of India اس میں لکھا ''مسٹر جناح سیکولر ذہنیت کے مالک ہونے کے باوجود اسلام کی مضبوط تیغ ہیں تو اس پر آپ کا کیا خیال ہے؟ اور یہ کون لوگ ہیں اور ان کے کیا عزائم ہیں؟

جواب۔ دیکھیئے، اس میں مجھے قطعی کوئی شبہ نہیں ہے کہ قائداعظم ایک اسلامسٹ (اسلام پسند) رہنما تھے۔ وہ ایک اسلامی نظریاتی ریاست بنانا چاہتے تھے۔ قائداعظم کے زندگی کے روحانی پہلو بھی ہیں جس میں آپ نے علامہ اقبال سے ترغیب حاصل کی ہیں۔ خود آپ علامہ اقبال کو اپنے پیچھے ایک ایسی روحانی قوت کہا کرتے تھے جس کی وجہ سے قائداعظم کو وہ سب ملا جو انہوں نے بنایا۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ قائداعظم نے اپنی آخری تقریر، جو انہوں نے اسٹیٹ بینک کے افتتاح کے موقع پر کی اور جس کے ڈیڑھ ماہ بعد آپ کا انتقال ہوگیا میں کہا کہ ''یہ ملک ہم نے اس لئے بنایا ہے کہ یہاں ہم اسلامی، معاشی اور انصاف پر مبنی نظام قائم کرسکیں جو قرآن وسنت نے ہمیں دیئے ہیں''۔ یہ ایک سیکولر شخص کے نہیں ایک اسلامی نظریاتی شخص کے ہی خیالات ہوسکتے ہیں۔ یہ صرف خرافات اور پروپیگنڈا ہے اور ہم آپ کو آگاہ کرنا چاہیں گے کہ قائداعظم کی وہ تمام تقریریں، لیکچرز جس میں ان کے اسلامیت پسند اقتباس ہیں یا تو پڑھایا ہی نہیں جاتے، یا حذف کردیے جاتے ہیں کہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے اور تلاش کر کے وہ تقاریر سامنے لائی جاتی ہیں اور ان پر بحث کی جاتی ہیں جن سے یہ واضح ہو کہ قائداعظم ایک سیکولر ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سب خرافات ہیں۔ پاکستان بنا تھا لا الہ اللہ کے نعرے کے اوپر اور انشاءاللہ اس کی تکمیل اس وقت ہوگی، ''جب پاکستان کا مطلب کیا لا الہ اللہ کے ساتھ ہم محمد رسول اللہ ﷺ'' بھی جوڑ دینگے ہم نے لا الہ اللہ پر پاکستان بنالیا۔ محمد رسول اللہ ﷺ پر پورا کرنا باقی ہے۔ انشاءاللہ ہوگا۔ یہ تو بچہ بچہ جانتا ہے۔ ایک بچہ نعرہ لگا رہا تھا ''پاکستان کا مطلب کیا'' ''لا الہ اللہ'' اور اگلا جملہ اس نے کہا کہ ''ہندوستان

کا مطلب کیا''ہم ذرا چونکے کہ اس کا کیا جواب دے گا وہ کہتا ہے''بھاڑ میں جائے ہم کو کیا''۔

سوال۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ اللہ کے معنی ہیں کہ ہر مسلمان جو اس دنیا میں رہتا ہے وہ پاکستانی ہے اور وہ پاکستانی بن سکتا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ انڈیا کے وہ مسلمان جو بظاہر بہت ترقی کررہے ہیں اور ابھر کر سامنے آرہے ہیں اور اپنی ترقی سے پاکستان کے مسلمانوں کو یہ باور کروار ہے ہیں کہ ہم بھارت میں رہنے کے باوجود بہت پرامن، جمہوری اور ترقی پسند ہیں، ثانیہ مرزا، شاہ رخ خان، عامر خان یہ سب واضح مثالیں ہیں۔آپ ان کو کیا پیغام دینا چاہیں گے اور ان کے بارے میں کیا کہنا پسند کرینگے جب ہم ان کو فتح کرنے میں کامیاب ہونگے۔انشاءاللہ؟

جواب: دیکھئے آپ کے سوال کے دو حصے ہیں۔آپ کے پہلے سوال کے جواب میں کہ کیا دنیا کے سارے مسلمان پاکستانی ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان دنیا بھر کے مسلمانوں کی عزت کا محافظ ہے۔اس لئے بھی کہ جب مسلمانوں کو کہیں بھی کوئی تکلیف ہوتی ہے۔پاکستان کے مسلمان ہی ان کے لیے آواز اٹھاتے ہیں۔پاکستان مسلمانوں کی رگ رگ میں گھسا ہوا ہے۔یہ ہمارے کیمیائی اجزاء میں شامل ہے۔جب خلافت عثمانیہ ختم ہوئی تو پوری دنیا کے مسلمانوں میں صرف پاکستان کے مسلمان تھے جنہوں نے تحریک چلائی۔افغانستان میں تباہی آئی تو پچاس لاکھ افغان پاکستان میں آکے بسے۔آج بھی پاکستان میں لاکھوں کی تعداد میں انڈیا، بنگلہ دیش، برما اور نہ جانے کہاں کہاں کے مسلمان آکے آباد ہیں اور رہ رہے ہیں۔جس طرح ہم نے کہا کہ لا الہ الا اللہ پہ ہم نے پاکستان تو بنالیا لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی تکمیل نہیں کرسکے۔لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ پاکستان تمام دنیا کے مسلمانوں کی نمائندگی بھی کرتا ہے اور ان کا گھر بھی ہے۔یہ پاکستان کے قیام کا بیداری نظریہ تھا۔ایک نومسلم جرمن جن کا نام محمد اسد تھا، پاکستان آئے۔وہ کتاب Road to Macca کے مصنف بھی ہیں۔لیاقت علی خان نے ان کو پاکستان کا شہری بنایا اور انہیں اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز حاصل ہوا۔پاکستان کے قیام کے بعد ہمارے بزرگوں نے ایسی کوئی پابندی نہیں لگائی تھی کہ پوری دنیا سے آنے والے مسلمانوں کو قبول نہیں کیا جائے گا۔جس طرح یہودی اسرائیل میں جو کہ پاکستان کے بعد دوسری نظریاتی مملکت ہے اور اسی لیے وہ پاکستان کو اپنے لیے خطرہ قرار دیتے ہیں پوری دنیا سے اسرائیل منتقل ہورہے ہیں۔مسلمانوں کو کوئی بھی

دقت نہیں ہونی چاہیئے۔ جب ہم انشاءاللہ، لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کی تکمیل کریں گے اپنے پورے کلمے کی تکمیل کرینگے تو ہم پوری دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دیں گے انشاءاللہ کہ تم جہاں کہیں تکلیف میں ہو، ہمارے پاس آؤ، یہ پاکستان تمہارا ہے، یہ پاکستان صرف برصغیر کے مسلمانوں کے لئے نہیں ہے بلکہ پوری امت مسلمہ کے لئے ہے۔

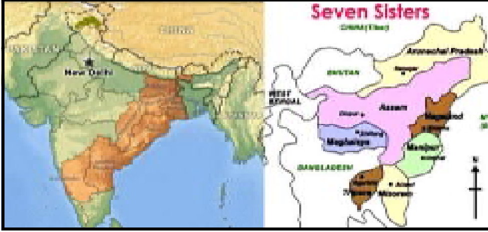
دوسرے سوال کا جواب ہم پہلے ہی آپ پر واضح کر چکے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے خلاف، گجرات کو بھولئے گا نہیں۔ وہ دن دور نہیں ہے کہ گجرات کے واقعات پورے ہندوستان میں دہرائے جائیں گے۔ گجرات کی قتل و غارت اکیسویں صدی کا سب سے بڑا قتل عام تھا کہ جب دس ہزار مسلمانوں کو زندہ جلا کے آبروریزی کر کے انہیں تباہ و برباد کر دیا گیا۔ یہ سب بی جے پی نے نریندرہ مودی کے کہنے پر کیا۔ یہ درندہ جانور جسے نام نہاد سیکولر انڈیا، وزیر اعلیٰ بنائے بیٹھا ہے اور عزت و احترام دے رہا ہے۔ بھارت کے ظاہری بردبار، متحمل اور سیکولر چہرے کے پیچھے بہت ناپاک بھیڑیا چھپا ہوا ہے۔ اور میں انڈیا کے مسلمانوں کے حق میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ انہیں حفاظت میں رکھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کی عزت و آبرو کو بچانے کے لیے نجات دہندہ محمد بن قاسم کو یہاں سے جانا پڑے گا۔



نریندرہ مودی

ہندوستان کے مسلمان اس وقت اس حال میں ہیں کہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بچیاں مجبور ہیں کہ ہندوؤں سے شادی کریں، اردو زبان کو مٹایا جا رہا ہے۔ بجرنگ دل اور آر ایس ایس جو کہ دہشت گرد ارکان پر مشتمل انتہا پسند تنظیمیں ہیں اپنی کارروائیوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گجرات واقعات مسلمانوں کا رد عمل دیکھنے کے لیے ایک منصوبہ بندی اور ایک ڈرامہ تھا۔ وہ اس خوش فہمی میں نہ رہیں کہ انڈیا کے مسلمانوں کی عزت و آبرو محفوظ ہے۔ ان کے لئے ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان کی حفاظت کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہندوستان کو توڑ کے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ کیونکہ ہندوستان میں کوئی بھی اقلیت محفوظ نہیں ہے۔ صرف مسلمانوں کی بات نہیں ہے وہاں سکھ بھی اب محفوظ نہیں ہیں۔ تامل بھی غیر محفوظ ہیں۔ شمال مشرقی

علاقے میں Seven Sister States جنہیں ''سات بہنیں ریاستیں'' کہا ہے، وہ بھی الگ ہونے کی بات کررہی ہیں۔نیکلسلائیٹ (Nexalities) جیسی تحریکیں سرگرم ہیں۔ بھارت دنیا کا واحد ملک ہے جہاں اشترا کی بغاوتیں برپا ہوئی ہیں۔ 40 فیصد انڈیا اشترا کیت کے زیراثر ہے۔ وہ وقت دور نہیں کہ جب انشاءاللہ انڈیا تقسیم ہوگا۔لیکن یہ سب ہونے سے پہلے ہندو مسلمانوں کا صفایا کرنا چاہتے ہیں۔ بھارت کے مسلمانوں کا اللہ حامی وناصر ہو۔



سوال۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں نظریاتی اور علاقائی بنیادوں پر اپنا موثر کردار کررہا ہے۔لیکن میرا سوال یہ ہے کہ مغربی قوتوں اور بھارت نے ہمارے خلاف علاقائی بنیادوں پر جنگ لڑنے کی کوشش کی جس میں وہ ہمارے مضبوط دفاعی نظام کی وجہ سے ناکام رہے۔آج کل جو ثقافتی یلغار ہے وہ بہت خطرناک ہے۔سونیا گاندھی نے کانگریس میں کہا تھا کہ'' آدھا پاکستان ہمارے قبضے میں ہے'' اب ہمارا حملہ پاکستان کی نظریاتی اساس پر ہے۔آپ کا کیا خیال ہے کہ پاکستان کی نظریاتی اساس کو محفوظ رکھنے کے لیے آج کی نوجوان نسل کیا کرسکتی ہے؟؟؟

جواب۔ جب پاکستان بنا تھا اس وقت ہمارے پاس نہ جغرافیہ تھا اور نہ ہی حکومت تھی۔ ہمارے پاس صرف نظریہ تھا،نظریاتی افکار تھے۔ پاکستان نظریات سے بنا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد پاکستان کا جغرافیہ بھی بنا اور پاکستان کی حکومتیں بھی بنیں۔دشمن جب بھی ہم پر حملے کرے گا تو سب سے پہلے ہمارے نظریے پرحملہ کرے گا۔ہمیں صوبوں میں تقسیم کرنے کی بات کرے گا۔صوبائیت اورلسانیت کی بات کریگا۔فرقہ واریت کی بات کرے گا۔اور جو بات ہم نے پہلے کہی تھی کہ ہماری سیاسی جماعتیں اور مذہبی جماعتیں تمام کی تمام اپنے دشمن کے جال میں پھنس چکی ہیں۔انہوں نے اپنے الگ جھنڈے بنالیے ہیں۔الگ تحریکیں،تنظیمیں بنالی ہیں اور الگ امیر مقرر کرلئے ہیں جو کہ پاکستان کے مقاصد سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ابھی اللہ کے فضل وکرم سے ہم اتنے کمزور نہیں ہوئے کہ دشمن اس کا فائدہ اٹھاسکے۔پاکستان کی کمزوری یہ ہوگی کہ انڈیا ہماری سرحدیں پارکرنے کی کوشش کرے۔ابھی اللہ کے فضل

سے وہ سرحد پار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ اس کا مطلب ابھی اس کا کام مکمل نہیں ہوالہذ ا اسے آسانی سے رول بیک کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ قوم انڈین فلمیں، انڈین اداکاروں اور اداکاراؤں کے بغیر بھی زندہ رہ سکتی ہے۔ اس کے حکمرانوں کو اس کے سربراہوں، اس کے علماء کو اس کے تعلیمی نظام کو، اس کے دانشوروں کو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ ہم انڈیا کے ساتھ کیا معاملات رکھنا چاہتے ہیں۔ عزت وغیرت کی بنیاد پر برابری کی بنیاد پر، تاریخ کی بنیاد پر، اوران کی ناپاک سازشوں کی بنیاد پر جو انڈین ہمارے ساتھ کرتے چلے آئے ہیں۔ پاکستان نے کبھی انڈیا کی سرحد پار نہیں کی۔ انہوں نے کس بنیاد پر ہماری سرحد پار کر کے ہمارے مشرقی پاکستان کو توڑا ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ انڈیا کی سرحد پار کر کے انہیں توڑ توڑ کر الگ کریں وہ ہم پر نظریاتی حملے کر رہے ہیں۔ ہندوؤں نے پاکستان بننے کے بعد بھی ان سازشوں میں کمی نہیں آنے دی اور آج بھی وہ سازشوں میں مصروف ہیں۔ ہم کیوں ان سے توقع کرتے ہیں کہ وہ ہم سے دوستی اور محبت کا ہاتھ بڑھائیں گے؟ لیکن ہمیں اپنی فصیلوں کو مضبوط کرنا ہے۔ اللہ کے فضل سے ہم اتنے کمزور نہیں ہیں کہ دشمن ہم پر چڑھ دوڑے۔ ہم مطمئن وشانت بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ چاروں جانب سے دشمن حملہ آور ہے۔ ان حالات میں ہماری قیادت کو اٹھنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہوتی ہیں قائداعظم اور علامہ اقبال جیسی شخصیات اور الحمداللہ جب اللہ نے ہمیں ان تمام تر خطرات اور مشکلات کے باوجود یہاں تک پہنچایا تو بغیر کسی مقصد کے نہیں پہنچایا۔ کسی بھی لمحے کوئی بھی قیادت آسکتی ہے۔ خواہ وہ سیاسی ہو یا فوجی، اس میں مت پھنسئے گا۔ لیکن دھیان رکھیے گا کہ آپ کی آبرو کی حفاظت کون کرتا ہے۔ جو ہندوستان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بات کرے ایسی قیادت کا ساتھ دینا ہماری ذمہ داری ہوگی۔ جو پاکستان کی آبرو بچائے گا۔ وہ آپ کا صحیح رہنما ہے۔

سوال۔ ہمارے یہاں قیادت کا اتنا فقدان کیوں ہے۔ کیونکہ آپ جب ہمارے ہمسائے ملک انڈیا کو دیکھتے ہیں تو 47ء سے انکے پاس ایک اسٹروک لیڈرشپ رہی ہے تو ہمارے یہاں لیڈرشپ کی اتنی کمی کیوں؟

جواب۔ آپ کے سوال کا سادہ جواب یہ ہے کہ جو ہماری لیڈرشپ نے اپنے نظریاتی افکار اور اپنے دین کو ترک کردیا ہے۔ ورنہ ہمارا دین شیروں اور دلیروں کا دین ہے۔ یہ بے غیرتوں اور بے

شرموں کا دین ہی نہیں ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کوئی شخص اس دین پر چلنے کی بات کرے، کوئی حکمران اس پر چلنے کی بات کرے اور اپنے آپ کو مسلمان کہے اور مسلمانوں کا نگہبان بنایا جائے اور اس کے بعد مسلمانوں کی عزت اور آبرو کے لئے تلوار نہ اٹھائے۔ حجاج بن یوسف جیسا ظالم شخص بھی ایک بچی کی پکار پر ہی محمد بن قاسم کو سندھ بھیجتا ہے۔ مسئلہ ہماری قیادت کا ہے اور اس لئے ہے کہ ہم نے اپنی تاریخ، اپنے نظریات اور اپنے عقیدے کو بھلا دیا ہے۔ اس لئے بھلا دیا کہ جب ہم نے پاکستان بنالیا تو ہم مطمئن ہو گئے۔ ہم یہ سمجھ بیٹھے کہ ہم نے مقصد حاصل کرلیا ہے۔ پاکستان مقصد نہیں ہے۔ مقصد کو حاصل کرنے کی پہلی منزل ہے ،مقصد کو حاصل کرنے کا پہلا زینہ ہے۔ ابھی ہم راستے میں ہیں ہمارا کام ابھی مکمل نہیں ہوا۔ علامہ اقبال اور ہمارے بزرگوں نے پاکستان اس لئے نہیں بنایا تھا کہ اسکو بنا کر ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائینگے۔ قائداعظم کا پیغام ''کام، کام اور صرف کام'' تھا۔ علامہ اقبال کا مشن اور خواب یہ تھا کہ یہ ملک اسلامی دنیا کے احیاء کا مرکز بنے گا۔ مگر ہم نے ان کے خواب کو بھلا دیا۔ ہم سے غلطیاں بھی سرزد ہوئیں ابھی بھی پاکستان امت مسلمہ کا وہ اہم ملک ہے کہ دنیا کا کوئی دشمن ملک ایسا نہیں ہے جو ہمارے معاملات میں دخل نہ دیتا ہو۔ اندرونی انتشار پھیلانے کے لیے غدار نہ خریدتا ہو۔ اس امت نے ہمیشہ میر جعفروں اور میر صادقوں کی وجہ سے نقصان اٹھایا ہے۔ یہاں اسرائیل بھی عمل پیرا ہے، بھارت بھی امریکہ اور انگریز بھی اور ہمارے اپنے غدار لوگ ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس پوری قوم کو اجتماعی توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمارا حوصلہ دیکھئے وہ چنگاری جو ہم اپنے خاکستر میں رکھتے ہیں وہ اس چنگاری سے بھی خوف کھاتے ہیں۔ اور علامہ اقبال نے اپنی کتاب میں ''ابلیس کی نصیحت اپنے چیلوں کے نام'' سے جو نصیحت کی ہے اس میں کہا ہے اگر امت مسلمہ کو تباہ کرنا ہے تو تمہیں کیا اقدام اٹھانے چاہیں اور اس میں سب سے اہم نقطہ جو وہ بتاتا ہے کہ

یہ فاقہء کش جو موت سے ڈرتا نہیں
روح محمدﷺ اس کے بدن سے نکال دو

یعنی حضورﷺ سے تعلق توڑ دو۔ حضورﷺ کے بارے میں گمراہی میں مبتلا کردو، حضورﷺ سے رشتے اور محبت کو اس قوم سے نکال دو پھر اس قوم کی کوئی روحانی اساس باقی نہیں رہے گی۔ وہی بات کہ

لا الہ الا اللہ کی تکمیل کرتے ہوئے ہم نے پاکستان بنالیا محمد رسول اللہ ﷺ کی تکمیل نہیں کر پا رہے۔ اور جو ابلیس کی نصیحت ہے وہ یہی ہے کہ روح محمدؐ اسکے بدن سے نکال دو۔ اس قوم کے لیے مرکز کشش (Center of Gravity) اب صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات ہوسکتی ہے۔ کوئی اور ہمارا لیڈر نہیں ہوسکتا۔ کوئی ہمارا سربراہ نہیں ہوسکتا۔ کوئی ہماری سیاسی جماعت نہیں ہوسکتی۔ کوئی مذہبی جماعت نہیں ہوسکتی۔ جتنی مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے آپ نام سن رہے ہیں یہ سب امت کو گمراہ کر رہی ہیں۔ تفرقوں میں بانٹ رہی ہیں امت کی احیاء میں انکا کوئی کردار نہیں ہے۔ اب صرف اس جماعت کا کردار ہوگا جس کا جھنڈا اسلام کا، جسکے لیڈر صرف رسول اللہ ﷺ، اور جس کا مرکز صرف پاکستان ہوگا۔ اور انشاء اللہ جس دن یہ ہوگیا آپ دیکھیں گے یہ قوم کس طرح عروج پر جاتی ہے۔ ایسا وقت دور نہیں ہے انشاء اللہ۔ یہ قوم اگر خود نہیں کرے گی تو اللہ جب چاہے گا کرے گا کیونکہ اللہ نے اس قوم کو ضائع کرنے کے لئے نہیں بنایا۔ انشاء اللہ خیر ہوگی۔ اللہ اس قوم کو توفیق دے کہ اس آزادی کی اسی طرح حفاظت کرسکیں جس طرح ہمارے بڑوں نے اس آزادی کو حاصل کرنے میں بڑی قربانیاں دی ہیں۔ دیکھئے اس آزادی کی قدر کیجئے۔ ہم آپ کو اپنے ذاتی تجربے سے بتا رہے ہیں کہ جب افغانستان میں سوویت یونین کے خلاف مجاہدین برسرِ پیکار تھے اور ہم پاکستان کی سرحدوں سے صرف چند کلومیٹر دور سوویت کی فوجوں سے ٹکرا رہے تھے، اس شدید خون آشامی میں، اس شدید جنگ میں جب سوائے اللہ کی پناہ کے کوئی چیز بچانے والی نہیں تھی اور مشین گن شپ ہیلی کاپٹر اور آرٹلری آپ کے اوپر آگ کی بارش برسا رہی ہوتی تھی۔ ہم پیچھے مڑ کر دیکھتے تھے اور پارہ چنار پر ہمیں پاکستان کا جھنڈا نظر آتا تھا اور ہمیں اپنی پناہ گاہ اپنی پشت پر نظر آتی ہے۔ اور ہمیں اس وقت احساس ہوتا تھا کہ وہ کتنے بدنصیب لوگ ہیں جن کا کوئی مرکز نہیں ہے۔ جن کا کوئی ملک نہیں ہے۔ جن کا کوئی گھر نہیں ہے۔ اس پاکستان پر فخر کیجئے گا۔ کیونکہ اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے اگر ہم 40 لاکھ عراقی مہاجرین کی طرح ہوگئے یا 50 لاکھ افغان مہاجرین کی طرح ہوگئے یا ان فلسطینیوں کی طرح جو پوری دنیا میں بکھرے پڑے ہیں کہ جن کا اپنا کوئی گھر نہیں ہے، جو اپنے گھروں میں روز اسرائیلی ٹینکوں کے نیچے روندے جاتے ہیں یا ان کشمیریوں کی طرح جن کے گھروں کی کوئی آبرو نہیں ہے، کوئی عزت نہیں ہے، روز دروازے توڑ کر بھارتی فوج داخل ہوتی ہے۔

اللہ سے ڈریں اور قدر کریں اس نعمت کی جو اس نے آپ کو دی ہوئی ہے۔اپنی حالت کو بدلیں اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حالت کو تبدیل کر دے۔

پاکستان کی قدر کیجئے گا اس پر اپنی جان، اپنی مال، اپنی عزت اور آبرو لٹانی پڑے تو یہ سستا سودا ہے۔ کیونکہ ہر انویسٹمنٹ انسان اپنے لئے نہیں کرتا بلکہ اپنے دین، اپنی آبرو اور اپنے بچوں کے لئے بھی کرتا ہے۔اس ملک نے اپنوں سے بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں۔اب واپس لوٹانے کا وقت آن پہنچا ہے۔اللہ آپ کو مبارک کرے یہ آزادی۔اپنے عہد کی تجدید کا دن ہے۔ یہ ان شہداء کو یاد کرنے کا دن ہے۔ان بہنوں اور بیٹیوں کو یاد کرنے کا دن ہے، جن کی لاشوں سے کنوئیں پٹ گئے تھے۔ جو ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے جوق در جوق گولیوں کی بوچھاڑ کے آگے آتی تھیں۔ جو آج بھی وہاں بیٹھ کر اپنے بچوں پر پاکستان کا نام لے کر دم کرتی ہیں اور ان کے بچوں کو اللہ شفا دیتا ہے۔ خیانت نہ کیجئے گا ان کے ساتھ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ پاکستان کا حامی و ناصر ہوا۔اللہ امتِ مسلمہ کا حامی و ناصر ہو۔اللہ انڈیا کے مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ ہم پر رحم فرمائے۔آپ سب کو مبارک ہو۔ پاکستان زندہ باد۔

......☆......☆......☆......